بسم اللہ الرحمن الرحیم

زندگی گزارنے کا بہترین دستور عمل

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب

ضبط و ترتیب: مولانا محمد عبداللہ میمن صاحب

الحمدللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی سیدالمرسلین وخاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین امابعد!

ایک ایسے عزیز بھائی اور دوست کے لئے یہ پیغام ریکارڈ کرا رہا ہوں جو یہاں سے بہت دور ہیں جن کو دیکھ کر بات چیت کرنی مشکل ہے۔

اصل میں ہماری کتاب "دستور حیات" کو مطالعے میں رکھنا چاہئے اس میں زندگی کا دستور العمل اور طریق کار آگیا ہے، لیکن

خصوصیت کی بناء پر اور پھر ان کی طلب اور خواہش پر چند متفرق باتیں ریکارڈ کرا رہا ہوں۔

پہلی بات یہ ہے کہ فرائض کی پابندی کی جائے، نمازیں اپنے وقت پر پڑھی جائیں اور بڑے اہتمام، بلکہ احترام کے ساتھ پڑھی جائیں۔ اللہ کی نعمت سمجھتے ہوئے ان کو ادا کیا جائے اور جہاں تک ہو سکے سنتوں کے مطابق ہو، صرف عبادات ہی میں نہیں، بلکہ عادات میں بھی "ایمان واحتساب" کی نیت شامل ہو جاتی ہے۔ یعنی یہ استحضار اور ذہن میں یہ بات تازہ ہو جاتی ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے کیا کیا وعدے ہیں اور اس پر اس نے کتنا ثواب مقرر کر رکھا ہے تو وہی عادت عبادت میں تبدیل ہو جاتی ہے صرف روزہ ہی کو لیجیئے۔ کوئی بھی شخص روزہ شوقیہ یا تفریحاً یا عادۃً نہیں رکھتا اس لئے کہ اس میں کھانا پینا چھوڑنا ہوتا ہے۔ بھوک تکلیف گوارہ کرنی پڑتی ہے بہت سی احتیاطیں برتنی پڑتی ہیں لیکن اگر یہی روزہ ماحول کے دباؤ سے یا لوگوں کی تعریف کے خیال سے یا عادۃً محض اس لئے کہ ہر مرتبہ رمضان میں روزہ رکھتے ہی ہیں اب کے روزے کیوں چھوڑے جائیں تو ایسے روزے میں وہ اجر و ثواب نہیں ہے جس کا حدیث شریف میں وعدہ آیا ہے کہ:

من صام رمضان ایمانًا و احتسابًا غفرلہ ماتقدم من ذنبہ۔

جو شخص رمضان کے روزے رکھے گا اللہ کے وعدوں پر یقین جماتے ہوئے اور اس کے اجر وثواب کی لالچ میں تو اس کے سب پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا کہ روزہ جیسا مجاہدہ اور پر مشقت چیز بھی آدمی عادۃً کر سکتا ہے اور اس سے غفلت ہو سکتی ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے کیا وعدے ہیں مثلاً یہ وعدہ کہ ہر چیز کا بدلہ ایک نیکی سے لے کر دس نیکیوں تک دیا جائے گا بلکہ سات سو نیکیوں تک بھی دیا جائے گا۔ سوائے روزے کے وہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا تو معلوم ہوا کہ روزہ بھی اس طرح ہو سکتا ہے کہ آدمی کو نہ تو اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین ہو اور نہ اس کے اجر وثواب کا لالچ اور شوق ہو، بلکہ عادۃً یا ماحول کے اثر سے رکھے یا اس ڈر سے رکھے کہ لوگ کیا کہیں گے کہ یہ آدمی روزہ خور ہے۔ اس کو شرم نہیں آتی۔ تو اگر روزہ بغیر کسی نیت کے ہو اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کا استحضار نہ ہو۔ اور اس کے اجر وثواب کی طمع اور لالچ نہ ہو، پھر اس پر کوئی اجر وثواب نہیں۔

مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ لکھنؤ ریڈیو اسٹیشن سے ہماری ایک

تقریر جو ہم نے ریکارڈ کرائی تھی وہ سنائی جارہی تھی اور اتفاق سے اس وقت ہم کوئٹہ میں تھے۔ یہ تقسیم سے پہلے یعنی ۱۹۴۶ء کا ذکر ہے وہاں کے ایک بڑے ملٹری آفیسر نے جو مسلمان تھے انہوں نے افطار کی دعوت کی وہ بریلی کے رہنے والے تھے۔ ہم گئے تو وہ ہماری تقریر سن کر آئے تھے ہم تو نہیں سن سکے تھے تو انہوں نے کہا کہ آج ہم نے آپ کی تقریر سنی۔ بڑی کام کی باتیں ہیں آپ نے سب باتوں کا ذکر کیا ایک بات کا ذکر نہیں کیا کہ روزہ کھولتے وقت جو مزہ آتا ہے اس کا آپ نے ذکر نہیں کیا۔ میں تو روزہ رکھتا ہی اس لئے ہوں جو مزہ افطار کے وقت آتا ہے۔ وہ مزہ کسی دعوت میں کسی بڑے سے بڑے کھانے میں بھی نہیں آتا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اتھیسٹ ہیں ایمان ان کو حاصل نہیں ہے بلکہ وہ پیدائشی مسلمان ہیں اور عقیدہ ان کو بھی حاصل نہیں ہے، لیکن روزہ بڑے اہتمام سے رکھتے تھے اس لئے کہ روزہ کھولنے میں مزہ آتا ہے۔

اس طریقے سے مسجد جاتے وقت خیال کرے کہ مسجد میں جانے کا کیا ثواب ہے؟ اس کی مسنون دعا بھی پڑھے۔ اور مسجد میں دایاں قدم رکھے اور اس وقت یہ خیال کرے کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم ہے اور سنت ہے اور پھر اس کے بعد وہاں بھی جو

تھوڑا سا وقت ملے وہ ادب اور احترام کے ساتھ گذارے۔ اسی طریقے سے صبح و شام کی دعائیں۔ اور جو آداب ہیں کھانے پینے کے، بلکہ ملنے جلنے میں بھی کپڑے پہننے میں بھی، اور اپنے معمولات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت رکھے۔

اس پر یاد آیا کہ ایک مرتبہ حضرت سید احمد شہید رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ۔ اس وقت ان کی عمر تیس سال سے متجاوز ہو چکی تھی اور کل عمر ہی ان کی ۴۶ سال ہوئی۔ تو فرمایا کہ جب سے شعور آیا ہے اور جب سے سمجھ آئی ہے اس وقت سے لے کر اب تک کوئی کام چاہے وہ امور طبعیہ میں سے بھی ہو، مثلاً ہنسنا، بولنا، کھانا، پینا، لوگوں سے ملنا، کپڑے پہننا، رات کو سونا، دن کو آرام کرنا، کوئی کام بھی ایسا نہیں کیا جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت نہ ہو، کتنی بڑی بات ہے کہ آدمی امور طبعیہ میں بھی جن کو آدمی دن رات میں پچاس مرتبہ کرتا ہے اور بعض مرتبہ تو خیال بھی نہیں ہوتا ۔ بالکل عام طور پر غفلت میں سب کام ہوتے ہیں بعض اوقات کسی کے ڈر سے یا کسی کی لالچ میں۔ یا آداب محفل کے طور پر یا طبعی امور کے طور پر کرتے ہیں۔ یہاں تک وضو بھی بہت سے لوگ ایسے کرتے ہیں جیسے آٹو میٹک طریقے پر مشینی وضو ہوتا ہے اور آج کل ہر مسجد میں ٹونٹیاں

لگ گئی ہیں۔ ٹونٹی کھولی ان میں سے پانی آرہا ہے اور اعضاء اس طرح دھل رہے ہیں جیسا کہ مشین میں کوئی چیز آدمی ڈال دے اور دھلی دھلائی چیز باہر آجائے تو بہت سے لوگ اس طرح وضو کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے اور ہمیں بھی معاف کرے کہ وضو تو ہو جاتا ہے کوئی فتوی نہیں دے گا کہ وضو نہیں ہوا۔ لیکن وضو کا جو ثواب ہے اور وضو سے جو روحانی ترقی ہوتی ہے وہ حاصل نہیں ہوگی اس لئے کہ اس وقت اس کا استحضار نہیں ہوتا کہ وضو پر کیا ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس وقت آدمی ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے آخری قطرے کے ساتھ وہ سب گناہ یا بے احتیاطیاں جو ان اعضاء سے تعلق رکھتی ہیں پانی کے ساتھ دھل جاتی ہیں۔

جب منہ پر پانی ڈالتا ہے تو اس وقت آنکھ کان سے جو تقصیریں اور کوتاہیاں ہوئی ہیں وہ سب معاف ہو جاتی ہیں اور اسی طرح اور اعضاء کا بھی یہی حال ہے تو ایک وضو سے انسان اتنی بڑی کمائی کر سکتا ہے اور اتنی بڑی روحانی ترقی کر سکتا ہے جو بلا نیت کے کسی بڑے سے بڑے مشکل کام سے بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ بس یہ خیال کی بات ہے اور دھیان کی بات ہے کہ اس چیز کے بارے میں پہلے تو جاننا مفید ہوگا کہ اس پر کیا اجر و ثواب ہے؟ کیا وعدے ہیں اور

اس کے بعد اس کو تازہ کرلینا اس کو حاضر کرلینا کہ یہ جو میں کام کررہاہوں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے یہ ثواب ملے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے اتنا خوش ہوتا ہے اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے اور میں سنت کے مطابق ادا کررہاہوں۔

ایسے ہی اعزہ کے حقوق ادا کرنا، دوسروں کے ساتھ معاملات کرنا، تجارت ہے، دوکان داری ہے یا اور جو ضروریات زندگی ہیں وہ ادا تو کی جاتی ہیں اور ان کی تکمیل تو کی جاتی ہے ان سے تو چارہ نہیں، لیکن کسی دھیان کے بغیر ہوتا ہے کون سا دھیان؟ اس کا دھیان ہوتا ہے کہ اس کو اچھے طریقے سے انجام دیں۔ لیکن اس کا دھیان نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا وعدے ہیں۔ کیا اجرو ثواب ہے اور اس سے ہم کیا کما سکتے ہیں۔ کھانے کو ہی لیجیئے۔ کھانے پر بیٹھ گئے۔ بسم اللہ بھی کہہ لی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ لوگ بغیر بسم اللہ کے کھاتے ہیں، لیکن اس کے آگے کچھ نہیں اول سے آخر تک غفلت کے ساتھ جب کھانا کھانا ہی ہے اور کھانا کھائے بغیر تو زندہ نہیں رہ سکتے، لیکن یہ خیال نہیں لاتے کہ کھانا کھائیں گے تو اس سے طاقت آئے گی اور طاقت آئے گی تو اچھی طرح نماز پڑھیں گے۔ اور حقوق العباد ادا کریں گے اور زندگی کے فرائض اللہ اور اللہ کے رسول کی

ہدایت اور حکم کے مطابق ادا کریں گے اور یہ قوت اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں کام آئے گی تو اس کھانا کھانا پر اجر و ثواب مرتب ہو جائے گا۔ اسی طریقے سے اور چیزوں کو قیاس کر لیجیے۔ والدین کی خدمت ہے یہاں تک کہ اپنے گھر میں اہل خانہ کے ساتھ بات اور موانست اور خوشی حاصل کرنا۔ ان سب کی نیت کو تازہ کر لے۔ اور یہ مشق کر لے کہ ہر کام نیت کے ساتھ ہو تو بات کہیں سے کہیں پہنچ جائے گی یوں سمجھ لیجیے کہ تحت الثری سے ثریا تک پہنچ جائے گی۔ زمین سے اٹھ کر آسمان پر پہنچ جائے گی۔ اس لئے کسی عمل میں بلندی اور قیمت اللہ تعالیٰ کی نسبت سے پیدا ہوتی ہے اور دین کی نسبت سے پیدا ہوتی ہے ورنہ کافر اور مومن سب ایک طرح کام کرتے ہیں وہ بھی زراعت کرتے ہیں وہ بھی تجارت کرتے ہیں محنت مزدوری کرتے ہیں اور بعض اوقات دوسروں کی خدمت بھی کرتے ہیں اور بڑی محنت کے کام کرتے ہیں اور بڑی رقم بھی خرچ کرتے ہیں مگر بغیر کسی نیت کے اور بغیر کسی اجر و ثواب کی امید میں، بھائی یہ ایک اصول کے طور پر عرض کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے اور سننے والوں کو بھی توفیق دے۔

ہر کام اللہ کے اجر و ثواب کی نیت کے ساتھ اور ذہن کو حاضر

کر کے کرنا چاہئے اور ہو سکے تو اس پر قرآن وحدیث میں جو کچھ آیا ہے اس کو تازہ کر کے وہ کام کیا جائے تو اس سے ولایت کا درجہ تک حاصل ہو سکتا ہے۔

بس میں اس وقت تو اس پر اکتفا کرتا ہوں وقت کم ہے خدا کرے کہ اس سے کہنے والے کو بھی نفع ہو اور سننے کو بھی نفع ہو۔

فرمانِ رسولؐ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ مِنَ النَّارِ (رواہ احمد والترمذی)

ترجمہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حیا ایمان کی ایک شاخ ہے، اور ایمان کا مقام جنت ہے، اور بے حیائی و بے شرمی بدکاری میں سے ہے اور بدی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔

(مسند احمد، جامع ترمذی)

تاریخ کو بدلنے کا کام خطرناک ہے

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کا انتباہ

حسین امین صاحب

ممتاز عالم دین اور دینی تعلیمی کونسل یو پی کے صدر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ نے تاریخ کو بدلنے کے کام کو خطرناک قرار دیتے ہوئے اندیشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر یہ سلسلہ شروع ہو گیا تو ہر طرف سے تاریخ میں تبدیل کا مطالبہ کیا جائے گا اور نتیجہ ٹکراؤ کی صورت میں نکلے گا۔

حضرت مولانا مدظلہ سے رائے بریلی میں ان کی قیام گاہ دائرہ شاہ علم اللہ میں قومی آواز کے نمائندے نے ایک خصوصی ملاقات کے دوران یو پی میں نصابی کتابوں سے کچھ اسباق ہٹانے اور تاریخ کی کتاب میں نئے اسباق شامل کئے جانے پر تاریخ کی کتاب میں نئے اسباق شامل کئے جانے پر رد عمل جاننا چاہا تھا۔

ریاستی حکومت کی نئی تعلیمی پالیسی نے مولانا کے ذہن کو اتنا متاثر کیا ہے کہ اس سلسلے میں وہ دینی تعلیمی کونسل کے ذمہ داروں اور ماہرین تعلیم سے صلاح و مشورے میں سارا وقت صرف کررہے ہیں وہ دینی تعلیمی کونسل کے کچھ عہدیداروں سے جن میں ریاض الدین صاحب شامل تھے صلاح و مشورہ کرنے جارہے تھے۔ مولانا علی میاں نے اپنے بے حد قیمتی وقت کا تھوڑا حصہ اس نمائندے کو دیا، انہوں نے سوالوں کے جواب میں کہا کہ دینی تعلیمی کونسل صورت حال کا جائزہ لے رہی ہے اور اس سلسلے میں وہ لکھنؤ پہنچنے پر کونسل سے تعلق رکھنے والوں سے صلاح و مشورہ کرکے ماہرین تعلیم کا ایک جلسہ بلا کر لائحہ عمل طے کریں گے۔ ان میں اڑیسہ کے سابق گورنر اور ممتاز دانشور اور تاریخ داں مسٹر بشمبر ناتھ پانڈے سمیت ملک کے ممتاز ماہرین شامل ہوں گے۔

حضرت مولانا مدظلہ نے کہا کہ " تاریخ کو بدلنے کا کام انگریزوں نے شروع کیا تھا۔ اب اگر "آپ نے آج وہی کام کیا تو کل کوئی دوسرا اقتدار میں آئے گا اور وہ بھی یہی کرے گا۔ اگر یہ ہوا تو تاریخ پر سے بھروسہ ہی اٹھ جائے گا۔

حضرت مولانا نے کہا کہ اس طرح سے سیاسی مقاصد کے لئے

تاریخ کو بدلا گیا تو ایک خلاء پیدا ہو جائے گا۔

پاکستان کا معاملہ

مولانا مدظلہ نے اس سوال پر کہ پاکستان کی قومی اسمبلی نے بابری مسجد کے بارے میں جو رزولیوشن منظور کیا ہے اس کے بارے میں ان کا کیا ردعمل ہے فرمایا کہ " ہندوستان کو احتیاط سے کام لینا چاہئے کہ دنیا کے کسی ملک کو بولنے کا موقع ملے۔ اور بالخصوص مسلم ممالک میں ایجی ٹیشن پیدا ہو اور وہ احتجاج کریں۔ "

حضرت مولانا نے کہا کہ مسلمان ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں، ساری دنیا میں ان کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔ ساری دنیا کے لوگ یہاں آتے ہیں اس لئے ہمیں خود بھی احتیاط کرنا چاہئے۔

حضرت مولانا نے کہا کہ ہندوستان کی ساری دنیا میں سیکولر ازم، عدم تشدد اور جمہوریت کی خوشنما تصویر رہی ہے جو گاندھی جی کی دین تھی۔ لیکن اب اس میں کمی آرہی ہے انہوں نے کہا کہ اب جو پارٹیاں اقتدار میں آرہی ہیں خاص طور سے ریاستوں میں بالخصوص بی جے پی کے تحت ریاستوں میں وہ جو تصویر پیش کررہی ہیں وہ اس تصویر کے برخلاف ہے جس کی وجہ سے ہندوستان کی ساکھ پر اثر پڑرہا ہے باہری ملکوں اور خصوصاً مسلم ممالک میں ہندوستان کی عزت ان ہی تین باتوں کی وجہ سے رہی ہے ان میں کمزوری آئی تو قدر گرے گی۔

بشکریہ تعمیر حیات۔ لکھنو۔

۱۰ ستمبر ۱۹۹۲ء

اے خدا !! اے میرے ستار العیوب
میرے مولا میرے غفار الذنوب

تجھ پہ روشن ہیں میرے سارے عیوب
جانتا ہے تو مری حالت کو خوب

سخت طغیانی پہ ہے بحرِ ذنوب
لے خبر کشتی مری جائے نہ ڈوب

یاس نے بس اب تو ہمت توڑ دی
اب تو لے کشتی تجھی پر چھوڑ دی

لاکھ ٹوٹی ناؤ ہے، منجدھار ہے
ناخدا تو ہے تو بیڑا پار ہے

توبہ پھر کرتا ہوں میں توبہ شکن
منہ نہیں توبہ کا گو اے ذوالمنن

روک لا یعنی سے اب میری زباں
ذکر میں تیرے رہوں رطب اللساں

رہ گئے ہیں زندگی کے دن بھی کم
اب تو ہو جائے مرے اوپر کرم

کیوں ہراساں ہوں بڑا قادر ہے تو
زانکہ خود فرمودۂ لا تقنطوا

غرقِ بحرِ معصیت ہوں سربسر
رحم کر مجھ پر الٰہی رحم کر

ہمتِ ترکِ معاصی کر عطا
بخش دے سارے مرے جرم و خطا

اب تو ایسی دے مجھے توفیق تو
تیرے پاس آؤں میں ہو کر سرخرو

دین داروں کی سی ہے صورت مری
کر دے یارب ویسی ہی سیرت مری

آخری عرضِ گدا ہے شاہ سے
تا دمِ آخر نہ بھٹکوں راہ سے

سب سے بڑھ کر ہے یہ عرضِ مختصر
خاتمہ کر دے مرا ایمان پر

مرتبوں کی تو کہاں ہے حیثیت
مغفرت ہو مغفرت ہو مغفرت ہو

یہ مناجات اے خدا مقبول ہو
درگذر فرما اگر کچھ بھول ہو

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

تاجروں کا حشر فاجروں کے ساتھ ہوگا۔ مگر

جو تاجر اللہ سے ڈرتا ہے اور سچ بولتا ہے وہ قیامت کے دن شہداء اور صدیقین کے ساتھ ہوگا ———— ترمذی

جس شخص نے

کسی مفلس مقروض کو مہلت دی یا معاف کردیا اس کو اللہ تعالیٰ قیامت کی گھبراہٹ اور سختیوں سے محفوظ رکھے گا ———— مسلم

جس شخص نے

کسی مسلمان کو سودے کا اقالہ کیا (یعنی بیچی ہوئی چیز گاہک کے کہنے پر بخوشی واپس لے لی اور اس کے پیسے گاہک کو لوٹا دیئے) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی لغزشوں کا اقالہ کردے گا (یعنی اس کے گناہوں کو، معاف کردے گا ———— ابنِ حبان

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس

۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر قسم کا جوا حرام ہے

پرائز بونڈ کے نمبروں کی خرید و فروخت مطلقاً جوا ہے

اس کی خرید و فروخت اور دلاّلی بھی حرام ہے

بینکوں میں رقم رکھنے کی بجائے بانڈ خریدنے کا رجحان

سکھر ۲۵ جون (نامہ نگار) قومیائے ہوئے بینکوں سے زکوٰۃ کٹنے سے قبل سیونگ اور نفع نقصان کی بنیاد پر کھاتوں سے کثیر رقم نکال لی گئی ہے اور بعض بینکوں سے زکوٰۃ کی مد کی تمام رقومات نکال لی گئیں اور زکوٰۃ کٹنے کے بعد جو رقوم واپس ہوئیں ان میں تقریباً پچیس ۲۵ فیصد رقم کھاتوں میں دوبارہ جمع نہیں کرائی گئی ہیں۔ ادھر رقوم سے بانڈ خریدنے کا رجحان روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اور لوگ اب بینکوں میں رکھنے کے بجائے بانڈ خرید کر رکھنے میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں جس سے ایک طرف تو رقم محفوظ رہتی ہے اور دوسری طرف انعامات کی بھی امید رہتی ہے ادھر بانڈوں کے نمبر فروخت کرنے کا ناجائز کاروبار دن بدن بڑھ رہا ہے اور لوگ اس کاروبار میں زیادہ سے زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں، اس میں لوگ انعامی بانڈوں کو خریدنے کے بجائے ان کے نمبر خریدتے ہیں اور اگر ان نمبروں میں ان کا انعام نکل آتا ہے تو نمبر فروخت کرنے والا شخص انتہائی دیانتداری سے اپنا مقررہ کمیشن کاٹ کر انعام کی رقم اس شخص کے حوالے کر دیتا ہے جس کے نمبر پر انعام نکلا ہے۔ اس کاروبار میں متوسط طبقے کے لوگ بے پناہ دلچسپی لے رہے ہیں اور انعام کی لالچ میں کئی کئی ہزار روپے کے نمبر خریدتے ہیں۔

(جنگ کراچی ۲۶ جون ۱۹۸۳ء)

(تصدیق) پرائز بونڈ کے نمبروں کی خرید و فروخت اور اس کی دلاّلی کرنا بلاشبہ جوا ہے (دار الافتاء دار العلوم کورنگی کراچی)

صدیقی ٹرسٹ

صدیقی ہاؤس المنظر اپارٹمنٹس

۴۵۸ گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک کراچی ۷۴۸۰۰

سلام کرنے کے احکام وآداب

حسبِ ذیل امور وحالات میں مشغول شخص کو سلام کرنا مکروہ ہے، اور کوئی شخص ایسی حالت میں اس کو سلام کرے تو ایسے شخص پر اس کا جواب دینا واجب نہیں۔

١. حالتِ نماز میں
٢. حالتِ ذکر میں
٣. حالتِ خطبہ میں
٤. حالتِ درس وتدریس میں
٥. حالتِ تلاوت میں
٦. حالتِ اذان میں
٧. حالتِ اقامت میں
٨. حالتِ دعاء میں
٩. حالتِ تسبیح میں
١٠. مسائلِ شرعیہ کے مذاکرہ اور تحقیق کے دوران
١١. فیصلے کے دوران (قاضی کو)
١٢. کسی کے کھانے پینے کے دوران
١٣. اجنبی عورت کو
١٤. برہنہ شخص کو
١٥. تلبیہ (لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) پڑھنے کی حالت میں
١٦. حالتِ امامت میں
١٧. قضاحاجت کے دوران
١٨. حمام میں
١٩. حالتِ وعظ میں
٢٠. مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے والوں کو۔

نیز درج ذیل لوگوں کو بھی سلام کرنا مکروہ ہے، اور اگر یہ لوگ کسی کو سلام کریں تو ان کے سلام کا جواب دینا واجب نہیں۔

١. علی الاعلان فسق وفجور میں مبتلا شخص
٢. بھیک مانگنے والا
٣. غیبت کا عادی
٤. سونے والا
٥. شطرنج اور جوا کھیلنے والا
٦. گانے بجانے والا
٧. کبوتر باز
٨. پاگل
٩. اونگھنے والا
١٠. گالی بکنے والا
١١. بات بات پر جھوٹ بولنے والا
١٢. شرابی
١٣. زندیق
١٤. کافر

(ازردالمحتار علی الدر المختار (شامی) ج ١، ص ٤١٤ و ٤١٥)

القادر پرنٹنگ پریس فون: ٧٧٢٢٧٤٨